



سوال

وجوب زکوٰۃ کی شرطیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وجوب زکوٰۃ کی کیا شرطیں ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وجوب زکوٰۃ کی درج ذیل شرطیں ہیں: اسلام، آزادی، نصاب کی ملکیت اور اس کا مستقل ہونا اور سال کا گزرنا۔ مگر یہ آخری شرط زمین سے پیدا ہونے والی چیزوں کے لیے نہیں ہے۔

(۱) اسلام: اسلام کی شرط اس لیے ہے کہ کافر پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور اگر وہ زکوٰۃ کے نام سے ادائیگی کرے، تو اس سے قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُقْبِلْتُمْ مِمَّنْ نَفَقْتُمْ إِلَيْكُمْ كُفْرًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ۚ ۵۴ ... سورة التوبة

”اور ان کے خرچ (اموال) کے قبول ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ سے اور اس کے رسول سے کفر کیا اور وہ نماز کو آتے ہیں تو سست و کاہل ہو کر اور خرچ کرتے ہیں تو ناخوشی سے۔“

ہم نے جو یہ کہا کہ کافر پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور اگر وہ ادائیگی کرے تو اس سے قبول نہیں کی جائے گی، اس کے یہ معنی نہیں کہ آخرت میں بھی اسے معافی مل جائے گی بلکہ آخرت میں اسے ضرور عذاب ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَئِيَّةٌ ۚ ۳۸ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۚ ۳۹ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۚ ۴۰ عَنِ الْمَجْرِمِينَ ۚ ۴۱ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ ۚ ۴۲ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمَصْلُومِينَ ۚ ۴۳ وَلَمْ نَكُ نَطْعُمُ الْيَتَامَىٰ ۚ ۴۴ وَكُنَّا نَحْمِلُ مَعَ الْبِطْنِ ۚ ۴۵ وَكُنَّا نَكْمِذُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۚ ۴۶ حَتَّىٰ آتَيْنَا الْيَقِينَ ۚ ۴۷ ... سورة المدثر

”ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرومی ہے، مگر داہنی طرف والے (نیک لوگ) (کہ) وہ باغمانے بہشت میں (ہوں گے اور) پوچھتے ہوں گے (آگ میں طبنے والے) گناہ گاروں سے کہ تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا ہے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز پڑھتے تھے نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے اور اہل باطل کے ساتھ مل کر (حق کا) انکار کرتے تھے اور روز جزا کو

جھٹلاتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔“

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق عمل نہ کرنے کی وجہ سے انہیں عذاب ہوگا۔

(۲) آزادی: حریت کی شرط اس لیے ہے کہ غلام کا تو کوئی مال ہی نہیں ہوتا، اس کا مال اس کے آقا کا ہوتا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِنَا بَعْدَ الْآنَ يَشْتَرُ الْبَيْتَانِ» (صحیح البخاری، المساقاة، باب الرجل یبوع لہ مراد شرب فی حائط او نخل، ح: ۲۳۷۹ و صحیح مسلم، البیوع، باب من باع نخلا علیہا ثمر، ح: ۱۵۳۳ (۸۰) واللفظ للبخاری)

”جس نے کوئی غلام خریدا اور اس کا مال بھی ہو تو اس کا مال اس کے لیے ہے جس نے اسے بچا لایا کہ خریدار اس کی شرط طے کر لے۔“

غلام جب مال کا مالک ہی نہیں، تو اس پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں اور اگر یہ بات فرض کر لی جائے کہ غلام مال کا مالک ہے تو آخر کار اس کی ملکیت اس کے آقا کے پاس لوٹ آتی ہے کیونکہ اس کے آقا کو یہ حق حاصل ہے کہ جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے وہ اس سے لے لے، لہذا اس کی ملکیت ناقص ہے، اس کی حیثیت آزاد شخص کی ملکیت کی طرح مستقل نہیں ہے کیونکہ آزاد کے مال کی مستقل ملکیت ہوتی ہے۔

(۳) ملکیت نصاب: ملکیت نصاب کے معنی یہ ہیں کہ انسان کے پاس اتنا مال ہو جو اس نصاب کو پہنچ جانا ہو جسے شریعت نے مقرر کیا ہے اور مختلف اموال کا نصاب بھی مختلف ہے۔ اگر انسان کے پاس بقدر نصاب مال نہ ہو، تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں کیونکہ اس کا مال قلیل ہے جو ہمدردی و خیر خواہی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

مویٹیوں کے نصاب کی مقدار میں ابتدا اور انتہا کا خیال رکھا گیا ہے، جب کہ دیگر چیزوں میں صرف ابتدا ہی کا خیال رکھا گیا ہے اور جو نصاب سے زیادہ ہوگا تو اس کی زکوٰۃ اس کے حساب سے ہوگی۔

(۴) سال کا گزرنا: سال گزرنے کی شرط اس لیے ہے کہ اگر سال سے کم عرصے میں زکوٰۃ کو واجب قرار دے دیا جائے، تو یہ مال داروں کے مال میں نقصان کو مستلزم ہوگا اور سال سے زیادہ مدت کے وجوب کی صورت میں زکوٰۃ کے مستحق لوگوں کا نقصان ہوگا، لہذا شریعت نے حکمت و مصلحت کے پیش نظر ایک مدت متعین کر دی ہے، جس میں زکوٰۃ واجب ہے اور وہ ہے ایک سال دراصل ایک سال کے ساتھ اسے مربوط کرنے سے دولت مندوں اور مستحقین زکوٰۃ کے حق میں توازن پیدا کرنا مقصود ہے، لہذا اگر سال پورا ہونے سے پہلے انسان فوت ہو جائے یا اس کا مال تلف ہو جائے تو اس سے زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی، البتہ تین چیزیں سال کی شرط سے مستثنیٰ ہیں:

تجارت کا نفع

مویٹیوں کے پیدا ہونے والے بچے

زمین کی پیداوار

تجارت کے نفع کا سال اس کے اصل کا سال ہے، مویٹیوں کے پیدا ہونے والے بچوں کا سال ان کی ماؤں کا سال ہے اور زمین کی پیداوار، یعنی فصلیں اور پھل وغیرہ ان کا سال اس وقت ہے، جب یہ پیداوار حاصل ہوں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس ابحاث اسلامی
مہدئ فتاویٰ

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 346